روزنامہ
چیف ایڈیٹر: میاں محمد رفیق
عوامی درشن
ملتان
پاکستان
ایڈیٹر
مظہر عباس ساجد
منیجنگ ایڈیٹر خالد شہزاد

جلد نمبر 15 | جمعۃ المبارک 7 شعبان المعظم 1443ھ 11 مارچ 2022ء 23 پھاگن صفحات 4 قیمت 10 روپے | شمارہ نمبر 296

وفاقی محتسب اور اس کی ذمہ داریاں

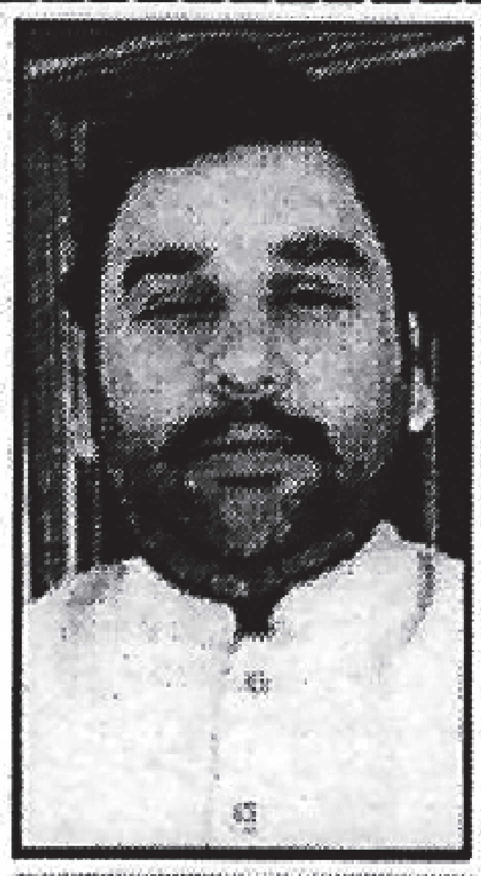

تحریر: محمود مہے

پاکستان میں جب اداروں اور لوگوں کے درمیان بداعتمادی کی خلیج بڑھتے ہوئے کہیں مایوسی کی شکل اختیار کر رہی ہے اس وقت آپ کسی بھی وفاقی محکمے میں انتظامی بدعنوانی کے خلاف درخواست دیں زیادہ سے زیادہ اگلے دن آپ کو ایک میسج موصول ہو کہ فلاں دن آپ کی دی ہوئی درخواست بارے سماعت ہے تو آفس تشریف لے آئیں اور اگر آپ نہیں آسکتے تو ہم آپ کی درخواست کے مندرجات فون پر بھی سن سکتے ہیں۔ اس درخواست کی مناسب سماعت ہو اور پھر زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن کے اندر آپ کی دی ہوئی درخواست کا فیصلہ آپ کے دیئے ہوئے ایڈریس پر پہنچ جائے۔ اس فیصلے کے خلاف تیس دن کے اندر صدر مملکت کے پاس تک نظر ثانی کی سہولت ہو۔ اور پھر ایک بار فیصلہ میچور ہونے کے بعد اس پر من وعن عملدرآمد کروانا کوئی نظام اپنی ذمہ داری لے لے۔ اس تیز ترین انصاف کی فراہمی میں درخواست گزار کو کچھ بھی خرچ نا کرنا پڑے، بظاہر ایک افسانہ یا کسی ترقی یافتہ ملک کا نظام لگتا ہے لیکن سچ یہ ہے کہ یہ نظام مملکت خداداد پاکستان میں وفاقی محتسب چلا رہا ہے۔

وفاقی محتسب کیا ہے اور یہ کیسے کام کرتے ہیں؟ یہ وہ بنیادی سوال ہیں جو اکثر سننے کو ملتے ہیں۔ ان سوالوں بارے بات کرنے سے پہلے یہ دیکھتے ہیں یہ نظام شروع کب ہوا؟ جب سویڈن میں انارکی پھیلی تو اس وقت بادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان اختیارات کا توازن جس نے قائم کیا وہ محتسب کا ادارہ تھا جس کو 1809 میں اس لئے بنایا گیا تھا کہ وہ حقوق کا تحفظ کرے۔ یہ وہ اعزاز ہے جو سویڈن کے حصے میں آیا بعد میں اس کی استعداد کار کو دیکھتے ہوئے دوسرے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی ایک صدارتی فرمان کے تحت 1983 میں اس کا قائم عمل میں لایا گیا جو اپنے آغاز سے اب تک مسلسل وفاقی اداروں میں انتظامی بدعنوانی کے خلاف سرگرم عمل ہے پچھلے سال سوا لاکھ سے زائد درخواستوں کی سماعت اور ان کو منطقی انجام تک پہنچانا اور روز بروز لوگوں کا بڑھتا رجحان اس بات کی گواہی ہے کہ وفاقی محتسب کا ادارہ اپنی روح یعنی فوری اور مفت انصاف کے مطابق کام کر رہا ہے۔ اس وقت اعجاز احمد قریشی وفاقی محتسب اعلیٰ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں جنہوں نے حال ہی میں سید طاہر شہباز کی مدت پوری ہونے کے بعد صدر مملکت پاکستان ڈاکٹر عارف علوی سے حلف اٹھایا۔ اس سے پہلے قریب پندرہ سال سے اعجاز احمد قریشی اسی وفاقی محتسب میں بہت سینئر عہدے پر اپنے فرائض انجام دے چکے ہیں جو وفاقی محتسب کے طریقہ کار اور اس کو صدارتی فرمان کے مطابق چلانا بخوبی جانتے ہیں۔ جس کا عملی ثبوت یہ کہ اپنے پہلے دن سے وہاں سے نئے جذبے سے کام شروع کیا جہاں پر ان سے پہلے محتسب اعلیٰ نے چھوڑا تھا۔ سیکریٹریٹ اور تمام علاقائی دفاتر کے تجربہ کار افسران کو اعتماد میں لیتے ہوئے احکامات جاری کیے کہ وہ لوگوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے آگاہی مہم چلائیں کھلی کچہریوں کا اہتمام کریں، خود وفاقی اداروں کے دفاتر میں جا کر مسائل کا جائزہ لیں اور زمینی حقائق کو جانتے ہوئے اپنی تجاویز ارسال کریں تا کہ اس کے مطابق ایک جامع رپورٹ بنا کر حکومت پاکستان کی دے جائے تا کہ مستقبل میں وفاقی اداروں کی پالیسی سازی میں عوام الناس اور ان کے مسائل بنیادی ترجیح کے طور پر سامنے ہوں۔ جن پر فوراً عمل پیرا ہوتے ہوئے تمام علاقائی دفاتر نے کام شروع کر دیا ہے اسی سلسلے میں ریجنل آفس ملتان کے ریجنل ہیڈ فرحان سکندر کھوسہ کی سربراہی میں محمود جاوید بھٹی ایسوسی ایٹ ایڈوائزر، منور سجاد گوندل ڈپٹی رجسٹرار، محمود خان مہے اسسٹنٹ ڈائریکٹر مختلف وفاقی اداروں کے دفاتر مثلاً نادرا، پاسپورٹ، بینظیر انکم سپورٹ پروگرام، پی ٹی سی ایل، پاکستان ریلویز، سوئی ناردرن گیس، وقف متروکہ املاک بورڈ میں ذاتی حیثیت میں دورے کر رہے ہیں۔ جن کا مقصد محتسب اعلیٰ اعجاز احمد قریشی کے وژن کے مطابق گراؤنڈ پر جا کر اداروں کے کام کو دیکھنا اور عوام کے مسائل سے آگاہی ہے۔ جس کی جامع رپورٹ محتسب اعلیٰ کو پیش کی جائے گی۔

حالیہ دوروں کے نتیجے میں جو مسائل سامنے آئے ان میں سے فوری حل ہونے والوں کے بارے موقع پر احکامات جاری کیے گئے اور جن مسائل کے بارے کسی پالیسی یا کسی اتھارٹی کی منظوری کی ضرورت تھی ان بارے جلد پیش رفت کو یقینی بنا کر وفاقی محتسب کے دفتر کو اطلاع دینے کا کہا گیا۔ اس کے ساتھ سائلین کے پاس جا کر ان کی عمومی شکایت کو سنا گیا جس پر لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا کہ کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ان کی آواز پہنچتی ہے۔ کام کی استعداد کو بڑھانے میں جو ایک چیز مدد کر سکتی، ہے وہ ہے سائل کی بات کو سننا جس کو بدقسمتی سے بہت سے اداروں میں بیٹھے افسران نظر انداز کرتے ہیں جس سے لوگوں میں ایک بے چینی پھیلتی ہے۔ اس لئے تمام اداروں کو چاہیے کہ ایک ایسا ڈیسک متعارف کروایا جائے جہاں خوش اخلاقی اور خوش اسلوبی سے لوگوں کو سنا جائے اور ان کی درخواست کے مطابق کو ان کی راہنمائی کی جائے۔